REGD No P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WeeKLY Badr Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۲۹

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۱۰/ روپے
ششماہی ۵/۵۰ ”
ممالک غیر ۸/۰ ”

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۲ وفا ۱۳۴۴ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | ۲۲ جولائی ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۷ جولائی بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل بھی حضور کو ضعف کی شکایت رہی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی کامل صحت و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

آیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی کا جائزہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کا کامیاب دورہ

پریس کانفرنس، ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر انٹرویو۔ مختلف سوسائیٹیوں کے وفود سے ملاقاتیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں اور مسلسل ترقی کی ایک یہ بھی واضح دلیل ہے کہ جہاں بیرون ممالک میں ہمارے بعض ایسے مشن ہیں جو حال ہی میں قائم ہوتے ہیں اور جن کی عمر تین سال سے زیادہ نہیں لیکن یہ مشن بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی مساعی جمیلہ میں کسی سے کم نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے ساتھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ وابستہ ہے۔ اب صرف یہی ایک جماعت ہے جس کے ذریعہ حقیقی معنوں میں اسلام نہ صرف ساری دنیا میں پھیلے گا بلکہ تمام مذاہب باطلہ پر غالب آئے گا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی تحریرات میں فرمایا ہے۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اور وہ اس کی تکمیل کے لئے اپنے پاس سے ہی سامان مہیا فرمائے گا۔ اگر احمدیت کی اس وقت تک کی ترقی کی تاریخ پر غور کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کا غیبی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اس کے فرشتے احمدیت کی ترقی کے لئے راہیں صاف کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں کو حقیقی اسلام کی طرف پھیر رہے ہیں۔

دو بڑی پرانی جماعتوں (نائیجیریا اور غانا) کا دورہ کرنے کے بعد جب مکرم صاحبزادہ صاحب آیوری کوسٹ پہنچے۔ تو سب سے پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید ہی کے مشاہدہ کا موقعہ ملا۔ (آیوری کوسٹ مشن ابھی حال میں کھولا گیا ہے۔ دوسرے مشنوں کی نسبت سے یہاں جماعت ابھی تھوڑی ہے۔ اور جیسا کہ ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ اس تھوڑی سی جماعت کے افراد دنیاوی وجاہت کے بھی مالک نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم میاں صاحب کا آیوری کوسٹ میں ورود مسعود اس علاقہ میں تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے میں غیر معمولی طور پر ممد ثابت ہوا۔ مکرم میاں صاحب ابھی ہوائی جہاز کی سیڑھی سے اتر ہی رہے تھے کہ مووی اور ٹیلی ویژن کیمروں نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا۔ اور حکومت کے سرکردہ افسروں نے آگے بڑھ کر مکرم میاں صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ ہی مسٹر احمد ہیں جو اسلامی وفد کے سربراہ ہیں۔ اثبات میں جواب ملنے پر وہ افسر اور ان کے ساتھی مکرم میاں صاحب اور مسعود احمد صاحب کو V.I.P. Lounge میں لے گئے جہاں ٹیلی ویژن اور ریڈیو والوں نے مکرم میاں صاحب سے انٹرویو کا انتظام کر رکھا تھا۔ مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ انچارج آیوری کوسٹ اور جماعت کے ایک اور دوست کو بھی اس کمرے میں بلا لیا گیا۔ اور کیمرے سیٹ ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ انٹرویو فرانسیسی زبان میں ہونا تھا۔ اس لئے انتظام یہ کیا گیا کہ فرانسیسی زبان میں مکرم قریشی صاحب مکرم صاحبزادہ صاحب کے جوابات کا ترجمہ کرتے جائیں۔ گویا ٹیلی ویژن پر مکرم میاں صاحب کے انگریزی میں جواب اور قریشی صاحب کا فرانسیسی میں ترجمہ دونوں ہی آ جائیں۔ مکرم قریشی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں فرانسیسی زبان خوب اچھی طرح سیکھ لی ہے۔ اور آپ اس زبان میں بلا تکلف گفتگو کر سکتے ہیں۔ اس انٹرویو کے دوران متعدد مذہبی سوالات پوچھے گئے جن کے جواب مکرم میاں صاحب نے نہایت وضاحت کے ساتھ دیئے۔

جب مکرم میاں صاحب انٹرویو میں مصروف تھے تو ائرپورٹ کے منتظمین نے امیگریشن اور کسٹم کے تمام لوازمات کو از خود ہی تکمیل کر لیا۔ اور اس طرح آپ کو اس سلسلہ میں نہ کوئی وقت صرف کرنا پڑا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی کوفت ہوئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس دورہ میں اکثر مقامات پر ہر شخص نے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔ اور ہر رنگ میں مدد کی۔

> آپ کی جماعت اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور ہر مسلمان جسے اسلام سے محبت ہے۔ اور فی الحقیقت ہر مسلمان کو اسلام سے محبت ہونی چاہیئے اس کا فرض ہے کہ آپ کی مدد کرے۔ کیونکہ آپ کی مدد کرنا بھی دراصل اسلام ہی کی مدد کرنا ہے۔
>
> (مسلمانوں کے ایک وفد کا بیان)

آبی جان میں ایئرپورٹ پر ٹیلی ویژن انٹرویو اور لوگوں سے ملاقات کرنے میں کافی وقت صرف ہو گیا۔ شام سے کچھ ہی پہلے ہوٹل میں پہنچے۔ اور وہاں پہنچتے ہی مختلف سوسائیٹیوں کے نمائندوں نے آنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے لبنانی باشندوں کا ایک وفد آیا۔ مغربی افریقہ میں اور افریقہ کے بعض دوسرے حصوں میں بھی لبنانی اور شامی بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض خاندان تو سالہا سال سے مغربی افریقہ میں رہ رہے ہیں۔ یہ سب لوگ تجارت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب تاجر ہیں۔ اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یہ سب دوست نہایت محبت کے ساتھ پیش آئے۔ ان میں سے بعض نے اپنی کاریں آبی جان میں عرصہ قیام کے لئے وقف کر دیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک دوست کی کار استعمال کی گئی۔

لبنانی دوستوں کے جانے کے بعد سینیگال اور آیوری کوسٹ کے مسلمانوں کا ایک وفد ملاقات کے لئے آیا (باقی صفحہ ۔۔ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۵ء

ایک مغضوب قوم؟

بذیرا استفہامیہ علامت کے مندرجہ عنوان کے تحت مولانا دریابادی صاحب کے ایک فکر انگیز و باعثِ عبرت نوٹ کا آخری حصہ :-

"بدنصیب اقلیت! اپنی بدنصیبی کو رو، کہ آج تیری آواز تک سرکاری سطح پر اور اکثریت کے ہر طبقہ میں پہنچانے والا کوئی نہیں! — "بدنصیب" کا لفظ تمامتر بے محل استعمال ہوا تھا۔ بدنصیبی ہرگز نہیں تمامتر سزا اور خمیازہ اپنی بے عملی اور بدعملی کا ہے جو نالائق قوم کروڑوں کی تعداد میں ہونے اور اپنے اندر اب بھی بڑے بڑے تاجر اور سرمایہ دار رکھنے کے باوجود، ورچار نہیں صرف ایک انگریزی روزنامہ کا بھی انتظام نہ کرسکے وہ کسی رعایت اور کسی رحم کی مستحق ہے! وہ مستحق تو اس سے کہیں بڑھ کر سزا کی ہے یہ اسی زندگی میں آج اپنا ہر مقدمہ ہار جانے کی ذمہ داری کم سے کم ۵۰ فیصدی تو اسی حقیقت کا نتیجہ ہے کہ یہ قوم اپنا انگریزی روزنامہ ایک بھی نہیں رکھتی! — خالق کی نظروں میں مغضوب بن جانے کا لازمی نتیجہ مخلوق کی نظر میں مبغوض بن کر رہنا ہے"۔ (صدق جدید ۲ جولائی)

جہاں تک ہندی مسلمانوں کا اپنا انگریزی روزنامہ ہونے کا تعلق ہے جو ان کا ترجمان ہو اس کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق کلام نہیں فی زمانہ پریس کی بڑی اہمیت ہے۔ اور بالخصوص ایسی زبان میں جسے اونچی سطح کے افراد پسند کریں اور اس کو مطالعہ کریں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے سامان پیدا فرمائے اور یہ ضرورت جلد پوری ہو!! اس وقت ہم مولانا کے منتخبہ عنوان اور اس نوٹ کے زیر خط آخری فقرہ کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جو درحقیقت اس واجبی قومی ضرورت کے رستہ میں ایک بھاری پتھر کی طرح پڑا ہے!!

وہ قوم جسے خدائے رب العلمین نے "خیر امت" کے خطاب سے نوازا اس کے بعض افراد کو مولانا جیسا جید عالم اگر "مغضوب قوم" کہہ کر یاد کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ الفاظ یکسر محل استعمال ہوئے ہیں

ہوں گے اور اُن کی بنیاد یقینی طور پر بعض واضح حقائق پر ہوگی۔ بقول مولانا صاحب مسلمانوں کا "خالق کی نظروں میں مغضوب" قرار پانا کوئی معمولی بات نہیں — دیہات کے ایک معمولی نمبردار یا کسی پولیس چوکی کے ادنیٰ سپاہی کے غضب کا مورد بننے کی کسی عامی کو ہمت نہیں پڑ جاتی۔ "خالق کائنات" کے غضب کا مورد بننے!! اور وہ بھی ایک دو مخصوص بدنصیب اشخاص کو نہیں بلکہ بقول مولانا صاحب موصوف "نالائق قوم کروڑوں کی تعداد میں ہے"۔

خیر یہ تو مولانا صاحب کا محتاط اظہار خیال ہے۔ کہ صرف ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اُن کی نگاہ حقیقت شناس نے "خالق کی نظر میں مغضوب" دیکھا ورنہ اس سے بہت پہلے شاعر مشرق علامہ اقبال نے تو بغیر کسی تخصیص ملک کی تحدید کے عمومی رنگ میں عصر حاضر کے سبھی مسلمانوں کے حق میں کہہ گئے تھے

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ، تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!
(بانگ درا از جواب شکوہ)

آپ کے سامنے اس وقت دو حوالے ہیں ایک بلند پایہ عالم دین کا نثری حوالہ ہے تو دوسرا انہی کے ہم عصر مسلمانوں کے مسلمہ شاعر کے منظوم کلام کا ٹکڑا۔! اور دونوں میں سے کسی کی بات نہ بے محل کہی جاسکتی ہے اور نہ بے موقعہ قرار دی جاسکتی ہے!!

جب یہ حقیقت ٹھہری تو آؤ اس سوال کا حل تلاش کریں جو اس موقعہ پر ایک سادہ ذہن میں لازماً اُبھرتا ہے یعنی یہ کہ خیر امت کا خطاب بعض افراد کے حق میں اُلٹ کیوں پڑ رہا ہے۔ وہ کونسے عوامل اور دواعی ہیں کہ یہ "قوم" خالق کی نظروں میں مغضوب اور مخلوق کے تیر ایک تنفر کا نشانہ بن گئی ہے؟ اس سوال کا جواب بھی چنداں مشکل نہیں شاعر مشرق سے کہیں پہلے مسلمانوں میں راہ پا چکنے والی خطرناک مرض کی تشخیص ہو چکی اور نہ صرف یہ کہ اصل بیماری کا باعث ... تلاش کیا جا چکا بلکہ بہت ... اس کا کافی شافی علاج بھی کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ حضرت ... روحانی طبیب کو

مدت ہوئی فرما چکے ہیں ؎
مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اور اپنی معنوں میں کچھ عرصہ بعد خود علامہ اقبال نے جواب شکوہ والی نظم میں پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ عصر حاضر کے بگڑے ہوئے مسلمانوں کا موازنہ کرتے ہوئے صاف کہا ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

گویا مسلمانوں کے ادبار اور تنزل کی اصل وجہ وہی ہے جسے قرآن کریم نے بڑے ہی جامع الالفاظ میں کسی برگزیدہ ہستی کی زبانی ذکر فرمایا کہ

وقال الرسول یارب ان قومی
اتخذوا ھذا القرآن مھجورا

یعنی مسلمانوں کی بے عملی کی حالت اس حد تک جا پہنچی کہ انہوں نے قرآن سے منہ موڑ لیا اور اسے کھجور کی طرح اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اب اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں کہ ایک طرف خالق کا غضب تو دوسری طرف مخلوق کا تنفر اُن کی طرف بڑھ رہا ہے!! افسوس کہ قرآن کریم جس کے اتارنے والے نے اس کے حق میں فرمایا تھا کہ طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ کہ اے طاہر اور ہادی رسول! تو ہر انسان کو یہ بتادے کہ یہ قرآن اس لئے نازل نہیں ہوا کہ تم اس دُنیا سے خالی اور بے نصیب جاؤ بلکہ وہ تو خشیت اللہ رکھنے والے ہر انسان کے لئے اپنے اندر ایک پُر حقیقت یاددہانی کا رنگ رکھتا ہے!! اس لئے لازم ہے کہ تم اس کی باتوں پر کان رکھو اور اس کی تعلیمات کو حرز جان بناؤ!!

قرآن کریم کی عظیم القدر تعلیمات تو خیر

ایک سمندر ہے کاش غضب الٰہی کا مورد بننے والوں نے قرآن کریم کی صرف پہلی سورۃ پر ہی غور کیا ہوتا اور اس کے معانی و مطالب کو عمل میں جگہ دی ہوتی تو ان کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا!!

یہ سات آیات کا مجموعہ جس کا نام فاتحہ ہے اس میں تین گروہوں کا ذکر ہے (۱) منعم علیہم (۲) مغضوب علیہم اور (۳) ضالین۔ امت کے سبھی افراد کو بتاکید تلقین کی گئی ہے کہ اس دعائیہ سورۃ شریفہ کو بکثرت تلاوت کریں حتی کہ ان کی پنجگانہ نمازوں میں سے کوئی نماز بھی اس کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاسکتی۔ یہ سورۃ شریفہ ایک جامع دعا ہے جس میں ہر مسلمان اپنی پنج وقتہ نمازوں میں بارگاہ رب العزت کے حضور بڑے ہی عجز و انکسار کے ساتھ جس چیز کی بھیک مانگتا ہے وہ یہی ہے کہ اے پروردگار عالم تو ہمیں منعم علیہم میں شامل فرما اور اُن بے نصیب افراد میں شامل ہونے سے بچا جو تیرے غضب کا مورد بنے یا جو تیرے آستانہ کو چھوڑ کر بے راہ ہو گئے ہیں!!

مقام غور ہے کہ امت مسلمہ کے جمیع افراد شب و روز یہی آہ و زاری کر رہے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں منعم علیہم میں بنا اور دوسرے دونوں قسم کے بے نصیب زمروں سے بچا لے مگر حال یہ ہے کہ علامہ اقبال سے لے کر مولانا دریابادی صاحب اس زمانہ کے مسلمانوں کو واضح رنگ میں خدا کے غضب کا مورد بنا ہوا دیکھ رہے ہیں اور سب ہی یہ حقیقت پھر بات کہنا ... مگر ... شب و روز کی کوششیں بے کار رہی جا رہی ہیں۔ مسلم عوام و خواص دونوں ہی قعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے ہیں اور ... دعائیں بے نتیجہ ثابت ہو رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ... پر)

ہدیۂ عبدِ اثیم بحضور رسول کریم

از قلم حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

م - محمد مصطفےٰ ہو مظہر نور خدا تم ہو
(ا) امام مرسلیں خلق خدا کے رہنما تم ہو

ح - حدیث عشق موزوں کس سے کہئے اور کیا کہئے
(ک) کہ مطلوب خلائق ہو تو محبوب خدا تم ہو

م - مری بے تابیاں از حد فزوں ہیں ہجر جاناں میں
(م) مریض لادوا ہیں ہوں مسیح مجتبیٰ تم ہو

د - دل پُر شوق اکمل کی حکایت گر سنی جائے
(ل) لب اعجاز بول اُٹھیں کہ ہاں میرے خدا تم ہو

ہر پہلے مصرع کا پہلا حرف لیں تو اسم پاک محمدؐ بنے گا۔ ہر دوسرے مصرع کا پہلا حرف لیں تو اسم خاکسار اکمل ہوگا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ آپؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سب سے بڑا معجزہ جو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے وہ آپؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے یعنی تمام کمالاتِ نبوت آپؐ پر ختم کر دیئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ختم نبوت محض ایک دعوےٰ نہیں جیسا کہ مسلمان عوام خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے جسے نشان کے طور پر ہر ہر زمانہ کے لوگ دیکھ اور پرکھ سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ جو معنی عوام میں خاتم النبیین کے مشہور ہیں وہ تو ایسے معنی ہیں کہ شاذ قیامت کے دن کسی پر حجت ہوں تو ہوں اس سے پہلے کسی غیر مسلم سے وہ دعوےٰ نہیں منوایا جا سکتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اگر یہود و نصاریٰ سے یہ کہا جاتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ان معنوں میں ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو اس کی کیا دلیل ان کے سامنے پیش کی جا سکتی تھی۔ اور وہ اسے کب مان سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ فضیلت تو وہ ہوتی ہے جسے ثابت کیا جا سکے۔ جسے ثابت نہ کیا جا سکے وہ فضیلت کیا ہوئی۔ ختم نبوت کا دعوےٰ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان نبوت میں سب سے بڑا دعوےٰ ہے۔ اگر سب سے بڑا دعوےٰ ثابت نہ ہو سکے تو بڑائی کس طرح ثابت ہوگی۔ صحابہؓ کا نصاریٰ یا یہود سے یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے نبیوں پر یہ فضیلت ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا کس قدر مضحکہ خیز ہو جاتا تھا وہ ہنس کر کہتے کہ (۱) تم تو خود ایک مسیح کی آمد کے معتقد ہو (۲) کے آمدی و کے پیر شدی۔ ابھی آپ کے رسول کو آئے ہوئے کتنی مدت ہوئی کہ کہتے ہو کہ ان کے بعد نبی نہ آئے گا۔ گزشتہ انبیاء کے بعد بھی تو فوراً نبی نہ آیا کرتے تھے۔ بالعموم ایک عرصہ کے بعد نبی آتے تھے۔ تمہارے نبی مسیح علیہ السلام کے چھ سو سال بعد آئے ہیں۔ چھ سو سال تو انتظار کرو۔ اس کا جواب مسلمان کیا دے سکتے تھے۔ گویا ختم نبوت کے اس مفہوم کے منوانے کے لئے چھ سو سال کا انتظار ضروری تھا۔ چھ سو سال تک آپؐ کا ختم نبوت کا دعوےٰ بے دلیل رہتا تھا۔ مگر چھ سو سال کے بعد بھی تو مسلمان کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ یہ دلیل نصاریٰ کی پھر بھی موجود تھی کہ تم اس آنے والے نبی کے حق میں کیا کہتے ہو جسے تم مسیح کا نام دیتے ہو اور پھر وہ اس وقت کہہ سکتے تھے کہ موسیٰؑ کے مرنے کے چند سال بعد یوشع نبی ظاہر ہوا۔ لیکن یوسفؑ نبی کے اڑھائی تین سو سال بعد موسیٰؑ نبی ظاہر ہوئے حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے کہنا شروع کر دیا کہ اب یوسفؑ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ کبھی ایک نبی کے بعد جلد دوسرا نبی آجاتا ہے اور کبھی لمبے وقفہ کے بعد خود تمہارے نبی تمہارے اپنے دعوےٰ کے مطابق حضرت مسیح کے چھ سو سال بعد آئے۔ پس صدیوں کا خالی گزر جانا تو کوئی ثبوت نہیں کہ فلاں مدعی کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ غرض گو یہ درست ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحبِ شریعت نبی نہ آئے گا۔ مگر دشمن پر ہم ان معنوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو ثابت نہیں کر سکتے اور قیامت تک ختم نبوت کا یہ مفہوم ایک دشمنِ اسلام پر بطور حجت ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ پس ختم نبوت کے اگر یہ معنے لئے جائیں تو ختم نبوت کی وہ فضیلت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ہے پردۂ اخفاء میں ہی قیامت تک چلی جائے گی اور قیامت کو اس کا ثابت ہونا کسی کے لئے فائدہ بخش نہ ہوگا۔ ہاں اگر ختم نبوت کے یہ معنے کئے جائیں کہ پہلے نبی ایک ایک قوم کے نبیوں کی تعلیم کو ختم کرتے تھے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب دنیا کے اور سب قوموں کے نبیوں کی نبوت کو ختم کیا ہے تو یہ دعوےٰ آپؐ کا پہلے دن سے ہی ثابت کیا جا سکتا تھا اور اب تک اور قیامت تک ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس دعوےٰ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ سچے نبی کی علامت سابق کتب اور قرآن کریم اور عقل سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو لہٰذا اس کے تعلق کی نسبت سے اس کے پیروؤں کا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق ہو۔ تا منکروں پر حجت قطعیہ سے ثابت کیا جا سکے کہ اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ سچا اور حق پر مبنی ہے۔ اب اس دلیل کو اگر صحیح سمجھا جائے اور اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تو ایک مسلمان سب مذاہب کے لوگوں کو پہلے دن سے چیلنج دے سکتا تھا کہ ہمارے نبی کے

خاتم النبیین ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس نے نبیوں کی نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ اب کسی نبی کی امت میں کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ صرف آپؐ ہی کے اتباع کا براہِ راست تعلق خدا تعالیٰ سے ہے رسیدھی بات ہے کہ یا تو اسلام کے منکر اس کا یہ جواب دیتے کہ خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہو ہی نہیں سکتا اور یا یہ جواب دیتے کہ ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کا خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہے دونوں صورتوں میں فیصلہ آسان ہو جاتا ہے۔ پہلے جواب کی صورت میں مسلمان آسانی سے اپنے برگزیدہ وجودوں کے نشانات پیش کر کے ثابت کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے براہِ راست تعلق ہے اور چونکہ دوسرے مذاہب کے لوگ اس راستہ کو بند قرار دے چکے ہوتے لازماً اس ثبوت کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو جاتا کہ خدا تعالیٰ کا براہِ راست تعلق انبیاء کی جماعتوں سے ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس وقت تعلق صرف امت محمدیہ سے ہے۔ اور کسی امت کے افراد سے نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان نبیوں کی نبوت ختم ہو چکی اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت جاری ہے اور آپؐ کا ختم نبوت کا دعوےٰ ثابت ہو جاتا۔ اور دوسرے جواب کی صورت میں مسلمان ان لوگوں سے مطالبہ کرتے کہ اپنے موجودہ بزرگوں کے الہامات اور وحی کو پیش کرو کہ ان کے صدق و کذب کو پرکھا جا سکے اور چونکہ فی الواقعہ دعویٰ محمدیت کے بعد باقی تمام اقوام سے براہِ راست تعلق رسوائے ایک ظاہری تعلق کے) خدا تعالیٰ کا منقطع ہو چکا ہے۔ اس لئے لازماً وہ لوگ اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکتے تھے اور اس طرح بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ختم نبوت کا دعویٰ ثابت ہو جاتا تھا اور یہ معنے جو کئے گئے ہیں صرف ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک نشان اور آیت ہے کیونکہ محض دعوےٰ وہ ہوتا ہے جسے انسان اپنی طرف سے پیش کرتا ہے اور خارج میں اُس کا ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن نشان اور آیت کا ثبوت خارج میں موجود ہوتا ہے اور ختم نبوت کے وہ معنی جو میں نے اوپر کئے ہیں وہ ایسے معنی ہیں کہ ان کا وجود خارج میں موجود تھا۔ اور مسلمانوں اور غیر اقوام میں دونوں میں موجود تھا۔ مسلمانوں میں مثبت حیثیت سے اور غیر مسلموں میں منفی کی حیثیت میں۔

ختم نبوت کے دوسرے معنے کمال نبوت کے ہیں اور یہی معنے متبادر ہیں کیونکہ ختم نبوت کی آیت خاتم تا کی زبر سے آیا ہے اور خاتَم تا کی زبر سے آئے تو اس کے معنے مُہر کے ہوتے ہیں۔ اور مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ پس خاتم النبیین کے معنے ہوئے کہ یہ نبی نبیوں کی مُہر ہے۔ اس کی تصدیق کے بغیر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ معنے بھی ہر وقت ثابت تھے۔ سابق نبیوں کے بارہ میں اس طرح کہ کسی نبی کی نبوت قرآن کریم کی شہادت کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتی۔ مسیحؑ کو انجیل سے موسےٰؑ کو تورات سے کرشنؑ اور رام چندر کو ان کی کتب سے، زرتشت کو اوستا سے سچا نبی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ قرآنی دلائل اور نشانات سے ہی ان لوگوں کی سچائی ثابت کی جا سکے گی۔ اور آئندہ کوئی نبی آئے تو اس کے لئے آپؐ مہر تھے۔ یعنی آپؐ سے باہر جا کر اور آپؐ سے الگ ہو کر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ کیوں ایسا نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن زندہ دلیل موجود ہے۔ دوسرا آزاد نبی تبھی آیا کرتا ہے جبکہ پہلے نبی کی کتاب میں خرابی پیدا ہو گئی ہو مگر قرآن کریم پہلے دن کی طرح اپنے الفاظ میں اور تاثیر میں محفوظ ہے۔ اس کے الفاظ کی حفاظت کے دشمن بھی اقراری ہیں۔ اس کی تاثیر کے شاہد وہ روحانی بزرگ ہیں جو ہر وقت اسلام میں موجود رہتے ہیں۔ وہ کبھی مجدد کہلاتے ہیں کبھی امتی نبی، کبھی ولی اللہ مگر رہتے ہمیشہ ہیں اور سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار کرتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ ثبوت اور ختم نبوت کا اقرار کیا ممکن ہے۔

خلاصہ یہ کہ ختم نبوت سب سے بڑا شان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا ہے۔ جو میرے بیان کردہ معنوں کے رُو سے ہمیشہ ہی ثابت ہے اور ہر وقت دشمنوں پر اس کی صداقت ثابت کی جا سکتی ہے۔ اور ہماری طرف سے کی جا رہی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص۲۹۴ تا ص۲۹۷)

ہمارا صرف ایک ہی رسول اور ایک ہی کتاب ہے

ہمارا صرف ایک ہی رسولؐ ہے۔ اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آجکل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مُہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنا لی ہے۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں۔ ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسُول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص۱۲۵)

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

خانپور ملکی ۱۸ر کو گیارہ بجے صبح خانپور ملکی پہنچ گئے۔ مکرم سید عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے بنگلہ پر قیام رہا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے نماز و زکوٰۃ کی اہمیت بتائی۔ اور یومنون بالغیب کی وضاحت کی۔ بعد نماز مغرب مکرم سید نظام الدین صاحب کے مکان پر مکرم مہادنشل امیر صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں احمدی مردوں عورتوں اور بچوں نے شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم میر عبد الحمید صاحب نے فرمائی نظم ایک بچی نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے تبلیغ کی اہمیت و ضرورت پر سوا گھنٹہ تک تقریر کی۔ مکرم مہادنشل امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں نمازوں کی پابندی اور چندہ جات میں باقاعدگی اختیار کرنے کی پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۱۹ر کو بعد نماز مغرب عہدیداران کا انتخاب کروایا گیا۔ اور بعض دوسرے تربیتی امور انجام دیئے گئے۔

۲۰ر کو بعد نماز مغرب خانپور ملکی کی جماعت کی طرف سے ملاڑی پور کے امام باڑہ میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم مہادنشل امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محمد ہارون صاحب نے کی نظم مکرم اختر حسین صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں زمانہ حاضرہ کے متعلق" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی شکریہ اور دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔ غیر احمدیوں نے بھی اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ نیز چونکہ یہ جلسہ غیر احمدیوں کی بستی میں ہو رہا تھا۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی اچھا انتظام تھا اس لئے نہایت تفصیل کے ساتھ اہل بستی کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

خدام الاحمدیہ نے نہایت گرمجوشی سے جلسہ کا انتظام کیا اور مستعدی دکھلائی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ان تمام افراد کو اپنی بیش از بیش رحمتوں اور برکتوں سے نوازے جنہوں نے اس کار خیر میں تعاون فرمایا اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمادے۔ آمین

یہ بات بھی اس جگہ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں غیر متوقع طور پر ایک احمدی دوست در مکھیا" منتخب ہوئے ہیں۔ بعد نماز جمعہ مکھیا صاحب کے لئے اجتماعی دعا بھی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

۱۲ر کی صبح کو خانپور ملکی سے روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے دن ہم لوگ بلاری پہنچ گئے۔ مکرم شیخ منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کے ڈیرے پر قیام رہا۔ بعد از طعام لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ انفرادی طور پر تبلیغی سلسلہ جاری رہا۔ بعد نماز مغرب سورہ فاتحہ کی تفسیر خاکسار نے سنائی۔ اور اس کی تشریح میں پیغام احمدیت بھی پہنچایا۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست شریک ہوئے۔ بلاری کے غیر احمدیوں کی مسجد کے پیش امام جناب مولوی منظور الحسن صاحب اور ایک پیر صاحب بھی شریک ہوئے۔ پیر صاحب پیغام احمدیت کو سنکر بہت مسرور ہوئے۔ البتہ مولوی منظور الحسن صاحب نے مسئلہ نبوت پر کچھ اعتراضات پیش کئے جن کا دوران تقریر ہی جواب دیا گیا۔ دو گھنٹہ تک ایک صد افراد کے مجمع میں پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

۲۲ر کی صبح کو مولوی منظور احمد صاحب پھر پہنچ گئے۔ تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ آیت خاتم النبیین زیر بحث آئی۔ اور اس کے ساتھ ہی آیت "من یطع اللہ" الخ بھی زیر بحث رہی۔ مولوی صاحب کا استدلال یہ تھا کہ اس آیت کریمہ میں جو "مع" کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ صرف معیت محضہ کے معنے میں استعمال ہوا ہے شرطیت کے معنے میں استعمال نہیں ہوا۔ خاکسار کا استدلال یہ تھا کہ قرآن کریم میں "مع" کا لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیت زیر بحث میں کس معنے میں استعمال ہوا ہے۔ اگر ہم آپ کے متعینہ معنے کو تسلیم کر لیں تو آیت کے معنے یہ ہوں گے کہ آئندہ امت محمدیہ میں کوئی نبی نہیں ہو سکتا البتہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے اور نہ ہی صدیق امت محمدیہ میں ہو سکتے ہیں بلکہ صدیقوں کے ساتھ ہوں گے اور نہ ہی امت محمدیہ میں کوئی شہید ہو سکتے ہیں بلکہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور کوئی نیک آدمی بھی امت محمدیہ میں نہیں ہو سکتا بلکہ نیکوں کے ساتھ ہوں گے۔ یہ ایسے معنے ہیں جو خود آپ کے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف پڑتے ہیں۔ پس بالبداہت ثابت ہو گیا کہ جس طرح یہ تین درجے فریقین کے عقیدہ کے مطابق امت محمدیہ میں مل سکتے ہیں۔ اسی طرح نبوت کا درجہ بھی امت محمدیہ میں مل سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے ان چاروں درجوں کو ایک جگہ بیان فرما کر اس کی تصدیق فرمادی ہے۔

مولوی صاحب "خاتم النبیین" میں خاتم کی تاء کو زیر سے پڑھنے پر اصرار کرتے رہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں یہ لفظ تاء کی زبر سے استعمال ہوا ہے۔ ایک غیر احمدی دوست نے مولوی صاحب کی تائید میں یہ استدلال پیش کیا کہ یہ ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ احمدی ضالین کو ضاد کی آواز سے پڑھتے ہیں۔ اور غیر احمدی "دواد" کی آواز سے۔ انہیں بتایا گیا کہ آپ کا یہ استدلال اس موقعہ پر چسپاں نہیں ہوتا کیونکہ آپ لوگ خاتم کو ہمیشہ تاء کی زبر سے ہی پڑھتے ہیں لیکن جونہی کسی احمدی سے بحث کرتے ہیں تو تاء کی زیر پڑھنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

مولوی صاحب نے آخر الانبیاء والی حدیث بھی پیش کی۔ خاکسار نے جواباً کہا کہ اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے کہ وانّ مسجدی آخر المساجد یعنی میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔ پس جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد تمام دنیا میں مساجد تعمیر ہوئی ہیں تو حدیث نے اپنے معنے خود کر دیئے۔ یعنی بعد میں تعمیر ہونے والی مساجد مسجد نبوی کے مقام ظلیت پر تعمیر ہوئی ہیں نہ کہ مخالفت اور مغایرت کے لئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام ظلیت پر منصۂ شہود پر آئی ہے نہ کہ مقام مخالفت و مغایرت پر۔

مولوی صاحب نے اصرار کیا کہ مسجدی آخر المساجد کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ انا آخر المساجد کے الفاظ ہیں۔ اور اس پر کج بحثی بھی شروع کر دی۔ خاکسار نے اس کج بحثی کو ختم کرنے کے لئے ان سے عرض کیا کہ آپ ایسے منبط تحریر میں لا کر دستخط کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ کہتے ہوئے یہ الفاظ لکھ دیئے کہ ہم خوب یاد کر کے رکھتے ہیں۔ ہم یونہی کوئی بات پیش نہیں کرتے ہیں بعدہٗ خاکسار نے کتاب میں سے نکال کر مسجدی آخر المساجد کے الفاظ دکھا دیئے۔ اور مولوی صاحب نے وعدہ کیا کہ شام تک چھپیا سے کتاب لا کر ایک دوسری حدیث دکھاؤں گا جس میں انا آخر المساجد کے الفاظ موجود ہیں لیکن اس وعدہ کے ایفاء کی مولوی صاحب کو توفیق نہ ملی اور نہ ہی توفیق مل سکتی ہے کیونکہ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔ حاضرین پر اس کا بہت اچھا اثر پڑا۔

۲۲ر کی شام کو بعد نماز مغرب مکرم شیخ منظور احمد صاحب کے ڈیرے پر ایک جلسہ منعقد ہوا کثیر تعداد میں غیر احمدی اور کچھ غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم مہادنشل امیر صاحب شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد اختر حسین صاحب نے درثمین کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مہادنشل امیر صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ موعود اقوام عالم کے موضوع پر خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ مسئلہ ختم نبوت اور مسئلہ وفات مسیح کی بھی وضاحت کی گئی مکرم مولوی منظور الحسن صاحب اور پیر صاحب کے علاوہ بستی کے دوسرے غیر احمدی مسلمان بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور بہت اچھا اثر لیا۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۲۴ر کو علی الصبح بلاری سے روانہ ہو کر چار بجے شام ہم لوگ مہوا [illegible] کے مکان پر پہونچ گئے۔

راستہ میں سلطان گنج ریلوے اسٹیشن پر چھپیا کے ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوگئی یہ صاحب بریلوی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ گجرات کی ایک درس گاہ میں معلم ہیں اس وقت رخصت پر ہیں۔ تدریجی تفصیل تعارف کے بعد فرمایا کہ صحابہ کرام میں یہ بڑی خوبی تھی کہ وہ اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کرتے تھے۔ لیکن آج کل کے مسلمان بہت جلدی عقاید بدل دیتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ صحابہ کرام نے تو تقریباً سب کے سب نے ہی اپنے عقاید بدل دیئے تھے۔ اور صدائے حق قبول کر کے اپنے باپ دادا کے مذہب کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا تھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد صحابہ

کرام نے عقیدہ تبدیل نہیں کیا تھا لیکن آج کے مسلمان بہت ڈھیلے ایمان ہیں۔

خاکسار نے عرض کیا کہ بلاشبہ آج کل کے مسلمان بہت گمراہ ہو گئے ہیں یہاں تک کہ بعض مسلمان بزرگان کے مزاروں پر سجدہ تک کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ سجدہ تو تعظیمی بھی ہو سکتا ہے اور یہ کیا معلوم کہ سجدہ کرنے والا کس نیت سے مزار پر سجدہ کر رہا ہے۔ خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ شریعت کا حکم تو ظاہر پر لگایا جاتا ہے۔ اور قرآن کریم میں یہ نص صریح موجود ہے کہ

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن

اس آیت کریمہ میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ نہی یہ ہے کہ تم چاند اور سورج کو سجدہ نہ کرو۔ امر یہ ہے کہ صرف ایک خدا کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ پس اگر تعظیمی وغیرہ سجدہ جائز ہے تو آپ بھی اس کے مقابل پر کوئی نص قرآنی پیش کر دیں۔

مولوی صاحب نے کہا کہ سجدہ نہیں بلکہ مزار کو بوسہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ حجر اسود وغیرہ کو بوسہ دیا جاتا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ بزرگان کے مزاروں پر بالکل اسی طرح سجدہ کرتے ہوئے تو میں نے اپنی آنکھوں سے لوگوں کو دیکھا ہے۔ جس طرح قبلہ رُخ ہو کر سجدہ کیا جاتا ہے۔ البتہ بوسہ کے لئے آپ کوئی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکتے جس سے بوسہ کا جواز ثابت ہو۔ پس قرآن کریم کے علاوہ کسی بھی قولی فعلی اور تقریری حدیث میں آپ کے فتویٰ کا ثبوت نہیں ملتا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس مسئلہ کی وضاحت کیلئے خاکسار نے قرآنی نص پیش کی ہے۔ جس میں امر بھی ہے اور نہی بھی لہٰذا آپ کا فرض ہے کہ پہلے آپ اس کے مقابل پر اپنی تائید میں قرآن کریم کی آیت پیش کریں۔ بعدہٗ اس کی وضاحت کریں۔ اس کے بعد مولوی صاحب بالکل تہیدست دکھائی دیئے اور برملا کہہ دیا کہ حقیقت یہی ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ بعض جاہل لوگ مزاروں پر سجدے کرتے پھرتے ہیں یہی وہ بات تھی جو خاکسار مولوی صاحب کے منہ سے کہلوانا چاہتا تھا۔

مونگھیر میں پہنچے تو ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں نے ازالہ اوہام اور انجام آتھم کتب پڑھی ہیں ان میں مجھے تضاد دکھائی دیتا ہے۔ خاکسار نے جواباً کہا کہ آپ کتب سے آیئیں انشاء اللہ اچھی طرح سے اس کی حقیقت سمجھا دوں گا۔ البتہ آپ اپنے علماء کے سامنے قرآن کریم کی یہ دو آیات پیش کر کے اس کی وضاحت سمجھ کر آئیں۔

اول "ووجدك ضالا فهدى"

دوم "ما ضل صاحبكم وما غوى"

ایک آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں "ضال" کا اثبات ہے اور ثانی الذکر میں ضال کی نفی ہے۔ پس آپ اپنے علماء سے دریافت کر کے آئیں کہ ان آیات میں ہرگز تضاد تو نہیں ہے؟ ہمارا ایمان ہے کہ ان آیات میں ہرگز تضاد نہیں ہے۔ تاہم آپ بتائیں کہ ان آیات میں تطبیق کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ صاحب آخر وقت تک ان آیات کی وضاحت بھی پیش نہ کر سکے اور نہ ہی انجام آتھم اور ازالہ اوہام لائے اس لئے انہیں کہلوا دیا گیا کہ آپ ان امور کی وضاحت کر کے با حوالہ اپنے اعتراضات احمدیہ مسلم مشن ملی مرزا روڈ مظفر پور کے پتہ پر بھی تحریراً بھیج سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کے اعتراضات کا شافی جواب دیا جائے گا۔

۲۴ر کی شام کو مکرم عبد السلام صاحب سیکرٹری تبلیغ کے مکان پر صداقت مسیح موعود کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مونگھیر کا یہ محلہ مسلم آبادی پر مشتمل ہے۔ جلسہ گاہ میں اگرچہ کم لوگ شریک ہوئے۔ لیکن مائیکروفون کی وجہ سے اہل بستی کو بالوضاحت پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔

یہ جلسہ مکرم پراونشل امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے تقریر کی۔ بعدہٗ صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

مکرم عبد السلام صاحب نے بتایا کہ ان کے دادا جان مولوی محبوب علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مونگھیر کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ مسیح موعودؑ کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور خواب میں آپ نے قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت بھی کی کہ حضور کے سامنے کچھ کاغذات بھی رکھے اور چنیں کرسے میں آپ قیام پذیر ہیں۔ وہاں بیل گاڑی کا ایک پہیہ بھی رکھا ہے۔ آپ نے ایک جلیبی دی جو میں نے خود بھی کھائی اور اپنے ایک بچے کو بھی دی جو ان دنوں بیمار تھا۔ صبح جو بیدار ہوئے تو دیکھا کہ بیمار بچہ بیماری سے شفا پا گیا ہے۔ اور میرے منہ میں جلیبی کا مزہ بھی موجود تھا۔ آپ نے اپنے ایک دوست سعید احمد صاحب مختار کو یہ خواب سنایا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ قادیان جا کر تحقیق کریں۔ چنانچہ آپ قادیان دار الامان گئے۔ اور جو کچھ رؤیا میں دیکھا تھا بیداری میں ان چیزوں کا مشاہدہ کیا۔ اور بیعت کر کے واپس مونگھیر پہنچ گئے۔ بعدہٗ مکرم مختار صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ اور دونوں نے معجزانہ نیک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی (باقی آئندہ)

ایک مغضوب قوم؟

(بقیہ صفحہ ۲)

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسوی کا مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ سورت مزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

اس آیۂ کریمہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثیل موسےٰ ہیں اور آپ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ساتھ مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اس مشابہت تامہ کا تقاضا ہے کہ یہ سلسلہ بھی انہیں حالات میں سے گزرے جو موسوی سلسلہ پر گذر چکے زیادہ تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے بطور خلاصہ یہ بات تو ظاہر ہی ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ٹھیک ۱۴۰۰ سال بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے جن پر ایمان نہ لانے کے سبب بنی اسرائیل کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بنا جبکہ دوسرا حصہ مغضوب علیہ قرار پایا۔ بالکل ایسا ہی یہاں مقدر تھا کہ ٹھیک چودھویں صدی میں مسیح محمدی کا نزول ہو اور اس کے دعوے کو نہ ماننے والے مسلمان کہلانے والے اُسی نام کے سزاوار قرار پائیں جو یہودیوں کو مل چکا۔ یہ تقدیر کے نوشتے تھے جو پورے ہوئے اور خیر امت کے بعض افراد اعلےٰ علیین کے مقام سے ایسے گرے کہ اسفل السافلین میں گر کر تنزل و ادبار کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور آج یہ حالت ہے کہ بقول مولانا دریا بادی صاحب خالق کی نظروں میں مغضوب اور مخلوق کی نظروں میں مبغوض بن رہے ہیں!! یہ حالت کچھ کم عبرتناک اور سبق آموز نہیں!! ——

ہونے والی اس ساری صورت حال کے بارہ میں حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطور پیشگوئی پہلے ہی فرما چکے ہیں:۔

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ ...... یہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں بگڑے ہوئے مسلمانوں کا یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے اور اُن کا ہو بہو نمونہ اپنا لینے کی خبر دی گئی ہے۔ —— اور ہمارا یہ زمانہ اس کی پوری تصدیق کر رہا ہے!!

انہی بگڑے ہوئے حالات میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اصلاح خلق کیلئے برحق مہدی اور مسیح کو ٹھیک وقت پر بھیج دیا۔ اور عجیب بات ہے کہ وہی لوگ جو کل تک اس بندۂ خدا کی بعثت کا بشدت انتظار کر رہے تھے مگر جب وہ آگیا تو سب سے پہلے انکار کرنے والے یہی حضرات علماء زمانہ ہوئے اور پھر اس کی مخالفت میں بھی آج تک یہی لوگ پیش پیش ہیں۔ اس انکار کا نتیجہ اب نکل رہا ہے خدا کا غضب منکر قوم پر بھڑک رہا ہے یہ اچنبھے کی بات نہیں خدا تعالیٰ کی نعمت کو ٹھکرا دینے والے کا انجام ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ چاہیے کوئی مانے یا نہ مانے اب مسلمانوں کو جو جگہ جگہ ذلت و خواری کا دن دیکھنا پڑ رہا ہے اس کا اصل سبب بھی یہی ہے خدا نے تو اس قوم کے تمام دلدر دور کرنے کیلئے اپنے برگزیدہ بندہ کو بھیجا مگر اس قوم نے اس کی قدر نہ کی ——

یہ حاملین قرآن اگر عاملین قرآن بن جائیں تو انکی قسمت پلٹ جانے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اس لئے کہ قرآن کریم نے بڑی ہی صراحت کیساتھ مسلمانوں کو خطاب کیا۔ کاش مسلمانوں کے کان ہوتے جن سے وہ حق بات کو سنتے اور انکے دل ہوتے جن میں وہ اسکو جگہ دیتے۔ سورت صف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین (الصف)

ان آیات کریمہ میں مسلمانوں کی سب بیماریوں کی مداوا بیان کر دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مثیل مسیح کی پاک جماعت میں شامل ہو کر اُسکے دست مبارک پر بیعت کر کے پھر انصار اللہ بن کر دین کی خدمت میں لگ جانا چاہیئے تب اُن سے ادبار و تنزل کے سب بادل چھٹ جائیں گے اور خدا تعالیٰ کا فضل ابر رحمت بنکر اُن پر برسے گا اُن کی کوششوں میں برکت ڈالی جائیگی! اور وہ دنیا میں پھر سے معزز و مکرم گردانے جائیں گے جب تک مسلمان اس مہ۔ شاہراہ پر قدم نہیں مارتے اُن کی حالت پلٹ نہیں سکتی۔ اب بھی مسلمانوں کے اپنے ہاتھ ہے چاہیں تو آگے بڑھ کر حبل اللہ کو تھام لیں اور دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کر لیں اور چاہیں تو اس نعمت کو ٹھکرا کر خدا تعالیٰ کے غضب کو بڑھاتے چلے

سہ ماہی اوّل اور ہمارا فرض!

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی تربیتی اور تنظیمی مساعی بدوں مالی وسائل سرانجام نہیں پا سکتیں۔ اور خدمت اسلام کا جو عظیم الشان کام اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے سپرد ہے۔ اور خدمتِ دین کے لئے قربانی اور ایثار کے جو مواقع ہماری جماعت کے احباب کو میسر ہیں باقی تمام دنیا اس نعمت عظیم سے محروم ہے۔ جس طرح صحابہ کرام نے اپنی جانیں، اموال، اولاد اور عزتوں کو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر قربان کر کے اللہ کے ہاں رضی اللہ عنہم کے معزز خطاب سے نوازے گئے۔ اور دنیا کی لحاظ سے بھی انہیں اور ان کی نسلوں کو صدیوں تک دنیا کی قسمتوں کا مالک بنا دیا گیا۔ اسی طرح آج بھی ہماری جماعت میں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مخلصین جماعت نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے اموال۔ اولاد۔ اور عزتوں کی قربانی پیش کر دی اور اب بھی پیش کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کے نام نہ صرف تاریخ احمدیت میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ اختیار کر کے بے شمار روحانی نعمتوں کے وارث بنے۔

اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:-

> "خدا تعالیٰ کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو تم ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھول دیئے جائیں گے۔"

پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ

> "یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر اس کے بعد یقیناً وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس کی راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

احباب کرام! حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سب کو اپنا اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ دین کی مالی خدمت کے تعلق ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور جب ہم ہر سال اپنی مرضی اور شرح صدر سے محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجٹ بنواتے ہیں تو اس کی سو فیصدی ادائیگی کرنی ہم پر لازم ہو جاتی ہے جس کو پورا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی رضاء اور قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو احباب مالی خدمت کے اس عہد کو پورا نہیں کرتے۔ تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور قابل مواخذہ ٹھہریں گے۔

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول گذر چکی ہے مگر جماعتوں کے نسبتی بجٹ اور ان کی طرف سے وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تا حال چندہ کی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی اور متعدد جماعتوں کی وصولی نسبتی بجٹ کے مقابل پر برائے نام ہوئی ہے۔ حالانکہ مرکزی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ سلسلہ کا ہر فرد اور جماعتوں کے تمام عہدیدار اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح رنگ میں محسوس کر کے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ جات ادا کریں نیز بقایا داران و سست افراد سے وصولی چندہ جات کے لئے خاص اہتمام کیا جائے تاکہ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو نادہندہ یا بقایا دار یا بے شرح ہو۔ اور نہ صرف یہ کہ جملہ احباب اپنے لازمی چندوں کو باقاعدگی سے ادا کریں بلکہ سلسلہ کی طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے ایمان اور مرکز سے وابستگی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

امید ہے کہ احباب جماعت سہ ماہی اوّل کے چندوں کی رقوم جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور عہدیداران مالی نسبتی بجٹ کے مطابق وصولی چندہ جات کے کام کو پہلے سے زیادہ تیز کر کے چندوں کی رقوم ارسال فرمائیں گے۔ تاکہ مرکزی ضروریات میں جو رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ وہ جلد دور ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما کر ان راہوں پر چلائے جو اس کے فضل کی راہیں اور رضامندی کی راہیں ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

مکرم ملک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳ ۱ پاٹلی پترا پٹنہ ۱۲ نے اخبار سٹیٹسمین مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۶۵ء کا ایک کٹنگ بھجوایا ہے جس میں لنڈن کے سینٹ تھامس ہسپتال کے سینئر ڈاکٹر جے جی بورن کی تحقیق کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔ ہم ملک صاحب محترم کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے یہ قیمتی معلومات ہم تک پہنچائی ہیں۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی اطلاع کے لئے اس کٹنگ کا اردو ترجمہ اخبار بدر میں شائع کر رہے ہیں۔

"مسیح کے مر کر جی اٹھنے کے متعلق ایک مشہور برطانوی ڈاکٹر کی تشریح"

لندن ۲۷ر جنوری۔ برطانیہ میں ایک جدید طبی کتابچہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ غش آنے سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور بعد میں جب بے ہوشی ختم ہو گئی۔ تو اس کیفیت کو مسیح کے مر کر دوبارہ جی اٹھنے سے تعبیر کیا جانے لگا۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر)

اس کتابچہ کے مصنف ڈاکٹر جے جی بورن ہیں۔ جو سینٹ تھامس ہاسپٹل لندن کے ایک سینئر ماہر امراض غشی ہیں۔ اور ان کا شمار غشی اور اعصابی امراض کے موضوع پر مشہور و معروف لکھنے والوں میں کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر بورن جو عیسائی ہیں۔ انہوں نے غشی کی مردہ کیفیت سے ہوش میں آجانے کی حالت کی طبی طور پر وضاحت کی ہے۔ اور اس کی مثال دانتوں کے ایک مریض کے اپریشن کی حالت میں غشی اور اس نیم مردہ کیفیت سے دوبارہ ہوش میں آجانے کی کیفیت کو اپنے طبی نظریہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

اس امراض غشی کے ماہر نے اسباب کی وضاحت کی ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی گئی تو ان کو صلیب پر لٹکانے کی پوزیشن عمودی تھی۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ ایک دانتوں کے مریض کو اپریشن کرتے وقت عمودی حالت میں بٹھایا جاتا ہے ان کی وضاحت کے مطابق جب ایسے مریض کے خون کا دباؤ تیزی سے کرنے لگتا ہے اور دماغ کو آکسیجن پہنچنے میں کمی آجاتی ہے۔ تو مریض پر غشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات یہ غشی مستقل نقصان یا موت پر منتج ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو جب افقی پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔ تو اس کی بے ہوشی کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر بورن اس موضوع پر آگے بحث کرتے ہوئے یہ بیان کرتے ہیں کہ غشی اور موت کے مندرجہ بالا تقابل کے علاوہ صلیب کی موت کی صحیح پہچان اور تصدیق کرنا عام طور پر آسان کام نہیں ہے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق تصدیق کا دار و مدار صرف سپاہیوں کے قیاس پر ہے۔

یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے سانحہ پر جو خطرناک حالات رونما ہوئے ان میں سپاہیوں کو آپ کی موت کے متعلق غلطی لگنا کوئی مشکل بات نہ تھی۔"

ولادت و درخواست دعا

عزیزم چوہدری غلام احمد صاحب ناصر بی۔ اے متعلم لاہور کو (جو اخویم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سب سے بڑے بیٹے ہیں) اللہ تعالیٰ نے ۸ر جولائی کو بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز کی اہلیہ محترمہ کو مقامی ڈاکٹر اور نرسوں نے جواب دے دیا تھا۔ اس لئے دو تین دن ہسپتال امرتسر لے جانا پڑا۔ جہاں چھبیس گھنٹے کی کوشش کے بعد بچہ پیدا ہوا۔ ایک چھوٹا اپریشن بھی کرنا پڑا۔ ابھی تک زچہ نہایت کمزور ہے احباب اس کی صحت اور بچہ کے صالح خادم دین۔ قرۃ العین اور طول عمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد
قادیان

اخبار بدر کی مقبولیت

اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار ہے آپ اس کی اشاعت بڑھا کر اس میں اپنی تجارت کا اشتہار دے کر اس کا مالی بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں۔ نیز دلچسپ اور ایمان افروز دینی مضامین اور تبلیغی کوائف بھیج کر اس کی مقبولیت بڑھا سکتے ہیں۔

(مینیجر)

آیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی کا جائزہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

آ گیا۔ انہوں نے اخبار میں مکرم صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خبر پڑھی تھی اور چونکہ یہ خود عالم لوگ ہیں اور اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے مکرم میاں صاحب سے ملنے آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے خبر پڑھ کر یہ فیصلہ کیا کہ ہمارا فرض ہے اپنے علاقہ کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا جائے۔ اس وفد کے ممبر فصیح عربی بولتے تھے یہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی افریقہ میں اور خاص طور پر مغربی افریقہ کے بعض فرانسیسی علاقوں میں عربی کی تعلیم کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے۔ اور لوگ اس بات کے متمنی نظر آتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ وہ عربی لکھ پڑھ سکیں بلکہ بولنے کی بھی انہیں مشق ہو جائے۔

ان میں سے ایک صاحب تجانیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تجانیہ فرقہ کے لوگ اس علاقہ میں اپنے مذہبی رجحانات کے لئے مشہور ہیں اور چونکہ یہ زیادہ قدامت پسند ہیں اس لئے احمدیت کا پیغام ابھی تک ان میں پوری طرح نفوذ نہیں کر سکا۔ بہرحال اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اب ان کو خوب تبلیغ کا موقع مل گیا۔ اور یہ صاحب کافی حد تک متاثر ہو کر واپس گئے۔ مبلغ انچارج سے بھی ان کا تعارف کرا دیا گیا۔ اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اب وہ مشن سے تعلقات نہ صرف قائم رکھیں گے بلکہ ان تعلقات کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

وفد کے تمام ممبروں میں اسلام سے محبت اور خدمتِ اسلام کا جذبہ پایا جاتا تھا چنانچہ انہوں نے ملاقات کے دوران بار بار کہا کہ آپ کی جماعت اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور ہر مسلمان جسے اسلام سے محبت ہے (اور فی الحقیقت ہر مسلمان کو اسلام سے محبت ہونی چاہیئے) کا فرض ہے کہ آپ کی مدد کرے۔ کیونکہ آپ کی مدد کرنا بھی دراصل اسلام ہی کی مدد کرنا ہے۔

اس سے اگلے روز جمعی گیارہ تاریخ کو حکومت کے بعض وزراء سے ملاقات کا وقت مقرر تھا لیکن کسی ہنگامی کام کی وجہ سے تمام وزراء آبی جان سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے یہ ملاقاتیں نہ ہو سکیں۔ لیکن اس فراغت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم صاحبزادہ صاحب نے مبلغ انچارج مکرم قریشی محمد افضل صاحب سے تبلیغی اور تربیتی امور پر بالتفصیل گفتگو کی۔ لٹریچر کی اشاعت اور آیوری کوسٹ سے دوسرے فرانسیسی علاقوں میں مبلغین کی روانگی کے امکانات پر آپ نے قریشی صاحب سے مشورہ کیا۔

بارہ تاریخ بروز بدھ مکرم صاحبزادہ صاحب کو ویزوں کے متعلق بعض ضروری امور کی انجام دہی کے لئے سوئس ایمبیسی، فرنچ ایمبیسی اور برٹش ایمبیسی میں جانا پڑا۔ اس سلسلہ میں فرنچ قونصل کی شرافت کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کیونکہ انہوں نے بڑی ہمدردی سے نہایت احسن طریق پر یہ سارا کام انجام دے دیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔

اس کے بعد ایک لبنانی دوست کے گھر دعوت پر تشریف لے گئے۔ اگرچہ یہ دوست احمدی نہیں ہیں لیکن اسلام کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اور اسلام کی خدمت کرنے والوں سے انہیں خاص محبت ہے۔ ان کا نام غسان فخر الدین صاحب ہے ان کے والد صاحب بھی مکرم میاں صاحب سے کمال محبت سے ملے۔

شام کے وقت Housing Estate دیکھنے کا پروگرام تھا۔ اور یہ پروگرام اس غرض سے بنایا گیا تھا تاکہ "مشن" کے لئے مکان خریدنے کا انتظام کیا جا سکے۔ اس اسٹیٹ میں مکان نہایت خوبصورت ہیں۔ اور چونکہ یہ تمام مکانات ایک خاص انتظام کے ماتحت بنائے گئے ہیں اس لئے ان کی قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں مثلاً ایک مکان دو ہزار پونڈ میں مل سکتا ہے۔ اور آیوری کوسٹ کی مہنگائی کا خیال کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قیمت پر یہ مکان سستے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب انشاء اللہ مشن کے لئے ایک عمارت خرید لی جائے گی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ جب تک مشن کا اپنا مکان نہ ہو۔ جہاں ہمارا مبلغ مستقل طور پر رہائش رکھ سکے تبلیغ کا کام احسن طریق پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے پیش نظر بھی آیوری کوسٹ میں مکان کا ملنا اور جلد خریدنا نہایت ضروری ہے۔

یہاں سے واپسی کے بعد اس وفد کے دو اراکین جو پہلے روز ملاقات کے لئے آیا تھا۔ تشریف لائے۔ گفتگو کے دوران انہوں نے بتایا کہ دراصل اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ احمدیت کا پیغام سچا ہے اور انہیں اس سلسلہ میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ وہ خود ہی لوگوں کے دلوں کو کھولتا چلا جا رہا ہے۔ اور دنیا کے ہر ملک میں لوگ خود بخود احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

جمعرات (۱۳ر مئی) کو آبی جان کا دورہ ختم کر کے سیرالیون کے لئے روانگی ہوئی۔

آیوری کوسٹ میں فرنچ اخبارات نے دورہ کے متعلق جو خبریں شائع کیں وہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں۔ پہلی خبر جو دس مئی کو اخبار FRATERNITE MATIN میں چھپی اس کا عنوان تھا "پاکستان سے ایک اسلامی وفد کی آمد"۔ خبر کا متن یہ تھا:۔

"پاکستان سے ایک اسلامی وفد آج دوپہر بارہ بج کر چالیس منٹ پر آبی جان پہنچ رہا ہے جو کل بتاریخ گیارہ مئی شام کو روانہ ہو جائے گا ـــ یہ وفد زیر قیادت مرزا مبارک احمد صاحب جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اسلامی مراکز کے قائد ہیں، اپنے سیکرٹری سید مسعود احمد صاحب کے ساتھ سارے مغربی افریقہ کا دورہ کر رہے ہیں تا وہ اسلام کی وسیع تر اشاعت کے بارہ میں تجاویز کا مطالعہ کر سکیں"۔

"احمدیہ مسلم مشنز" ایک انٹرنیشنل اسلامی تحریک ہے جس کی بنیاد مسیح وقت حضرت احمد (علیہ السلام) نے ڈالی جس کا مقصد یہ ہے کہ اصل اور صحیح اسلام کو ازسر نو دنیا میں اجاگر کیا جاوے اور وسیع پیمانہ پر اس کی تبلیغ و اشاعت کی جائے ـــ احمدیہ جماعت نے قرآن کریم کا ترجمہ متعدد زبانوں میں شائع کیا ہے۔ مشہور تراجم یہ ہیں:۔ انگریزی۔ جرمن۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ فرنچ اور روسی تراجم بھی بالکل تیار ہیں۔ جو عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ یہ اسلامی لٹریچر دنیا کے ۲۵۰ اسلامی مراکز سے مل سکتا ہے ـــ جماعت احمدیہ نے اب تک چار مساجد امریکہ میں واشنگٹن۔ نیو یارک شکاگو۔ بالٹی مور کے مقامات پر ایک بڑی مسجد لندن میں ایک مسجد ہیگ میں۔ دو مسجدیں جرمنی میں۔ ہمبرگ اور فرانکفورٹ کے مقامات پر اور ایک مسجد زیورچ میں تعمیر کی ہیں۔ مغربی اور مشرقی افریقہ میں احمدیہ مساجد کی تعداد تو تین سو سے بھی زیادہ ہے۔ جماعت احمدیہ عنقریب ایک فرنچ عربک سکول آئیوری کوسٹ میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

دوسری خبر کا عنوان تھا "پاکستان سے ایک مذہبی وفد کی آمد" اور اس کا متن یہ تھا:۔

"ایک اسلامی پاکستانی وفد جو مغربی افریقہ کا دورہ کر رہا ہے کل بارہ بج کر پچاس منٹ پر ائیرپورٹ پر پہنچا۔ یہ وفد جیسا کہ ایک گزشتہ اشاعت میں بیان کر چکے ہیں مرزا مبارک احمد صاحب قائد اسلامی مراکز اور ان کے سیکرٹری سید مسعود احمد صاحب پر مشتمل ہے۔ اس وفد کے استقبال کے لئے لوکل احمدیہ مشن انچارج قریشی محمد افضل مع احباب جماعت آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جب پریس والوں نے آپ سے وفد کی آمد کا مقصد دریافت کیا تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء سے قائم ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کی بتائی ہوئی اسلامی تعلیم ساری دنیا میں قلوب کو جذب کر رہی ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ ہم یہاں آئے ہیں تاکہ جماعت احمدیہ کے افراد سے ذاتی تعلقات قائم کئے یہاں پر اشاعت اسلام کا وسیع تر منصوبہ بنایا جائے۔ آبی جان کے بعد آپ لائبیریا سیرالیون اور یوروپین ممالک میں جائیں گے۔

جب آپ سے احمدیہ فرنچ عربک سکول کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم دوسرے ممالک میں متعدد انگلش عربک سکول قائم کر چکے ہیں جو نہایت کامیابی سے مسلمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طریق پر ہمارا ارادہ ہے کہ یہاں کے حالات کا جائزہ لے کر یہاں بھی اسی قسم کے سکول مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر قائم کئے جائیں"۔

جنّت کی زندگی

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

مہ نور سے فشاند و شب بانگ مے زند
محمود حق نے پائی طہارت کی زندگی

سچ ہے کہ لایمسّہٗ الا المطہّرون
دکھلائی دے رہی ہے صداقت کی زندگی

رندانِ بادہ نوش نے ناگہ بیک زدش
پائی ہے تیرے فیض سے جنت کی زندگی

ہر دم یہی دعا ہے بدرگاہِ کبریا
یارب مجھے نصیب ہدایت کی زندگی

اُذکروا موتاکم بالخیر

دوست نے دوستی کا حق ادا کیا

از مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

محترم الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر کی وفات مورخہ ۱۹ر مئی ۱۹۶۵ء بروز چہارشنبہ بوقت ۱۰ بجے شب اپنے مسکونہ مکان جدید سلے پلی حیدرآباد واقع ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بچپن میں ہی اپنے والدین کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو چکے تھے۔ اور یتیمی کی زندگی اپنے چچا مکرم پیر محمد صاحب ٹائرجی ساکن یادگیر کے سایۂ عاطفت میں گذارے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن یادگیر میں حاصل کی جبکہ آپ کی عمر تقریباً (۱۲) سال کی تھی حضرت الحاج سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے (۴) چار طالب علموں پر مشتمل ایک گروپ دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان دارالامان بھیجا۔ یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا یہاں تک کہ حیدرآباد و اضلاع کے (۴۰) چالیس طالبعلم قادیان میں حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اخراجات سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مرحوم ابتدائی (۴) چار طالب علموں میں سے ایک تھے۔

حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے منشاء کے مطابق ان طالبعلموں میں سے صرف (چار) طالب علموں نے دینی تعلیم مکمل کر کے مولوی فاضل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اُن میں سے ایک مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل بھی تھے۔ آپ وہ واحد شخص تھے جنہوں نے بعد فراغت تعلیم اپنی زندگی کا اکثر حصہ تبلیغ احمدیت و خدمت سلسلہ میں صرف کیا۔ قادیان سے فارغ التحصیل ہو جانے کے بعد مرحوم نے حیدرآباد (دکن) میں وکالت کا امتحان دے کر ڈگری حاصل کی

بعد ازیں اپنے وطن یادگیر تشریف لے جا کر باقاعدہ پیشہ وکالت شروع فرمایا تھوڑے ہی عرصہ میں اچھی مہارت حاصل کر کے ایک نامور وکیل کے طور پر مشتہر ہو گئے۔ اور خاص طور پر فوجداری مقدمات کے کامیاب وکیل مانے گئے۔ حیدرآباد میں پولیس ایکشن تک آپ کی پریکٹس بڑی کامیابی سے جاری رہی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی مستقل رہائش مع اہل و عیال حیدرآباد میں منتقل کر لی۔ آپ کی شادی حضرت الحاج سیٹھ شیخ حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منجھلی صاحبزادی محترمہ امۃ الحی صاحبہ سے ہوئی۔ جن کے بطن سے چار لڑکے اور تین لڑکیاں موجود ہیں۔ بڑے فرزند مکرم ادریس صاحب و بڑی لڑکی عائشہ بیگم صاحبہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ اور مرحوم کی زندگی میں دونوں صاحبِ اولاد بھی ہو گئے۔

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ آپ کے ذریعہ دکن میں مختلف مقامات پر کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ ہر سال فی سبیل اللہ ہزاروں روپیہ سے غرباء کی ہر قسم کی امداد فرمایا کرتے تھے۔

اور اپنے کاروبار و تجارت کے ذریعہ ہزاروں غریب انسانوں کے لئے ذرائع معاش مہیا فرماتے۔ نیز آپ کی تربیت سے اسی وقت بھی کئی افراد بڑی تجارتوں پر فائز ہیں۔ جہاں آپ دنیاوی روزگاری کے اسباب مہیا فرماتے وہاں ساتھ ہی مذہبی تعلیم و تبلیغ احمدیت کے لئے بھی ہر سالی ہزاروں روپیوں کے صرف سے تعلیمی و تبلیغی ذرائع مہیا فرماتے۔ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ کی عمر تقریباً سو سال کی تھی ماہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رسول بی صاحبہ ہمشیرہ حضرت سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن چنتہ کنٹہ اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کو اپنے ہمراہ لے کر حج بیت اللہ شریف و زیارتِ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ ان ہر سہ حاجی صاحبان کو الوداع کرنے کے لئے مجھے اور محمد اسحاق صاحب برادر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو کراچی تک جانے کا موقع میسر آیا تھا بعد فراغتِ حج حضرت سیٹھ صاحب کا انتقال مدینہ منورہ ہوا۔ اور وہیں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالےٰ حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے افراد خاندان کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مرحوم و مغفور نیک و سادہ طبع رحم دل۔ ملنسار۔ ہر دلعزیز اور دعاگو و صاحب رؤیا و کشوف انسان تھے۔ سب سے خوش خلقی سے ملنا ان کا شعار تھا۔ اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ان کا شیوہ تھا۔ جہاں زندگی اُن کے لئے باعث فخر احمدیت کی خدمات کا بجا لانا ان کا وصف تھا۔ احمدیت و مذہبی کتب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ مذہبی مسائل پر کافی عبور تھا۔ آپ دنیاوی قانون دان وکیل، دینی عالم اچھے مقرر اور بہترین مصنف تھے۔

مرحوم کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندانِ نبوت سے والہانہ عقیدت تھی۔ چنانچہ یادگیر کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کو جبکہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تشریف لائے تھے۔ بعد نماز جمعہ آپ نے تقریر فرمائی۔ جو قبل ازیں بدر میں چھپ چکی ہے۔ یہ آپ کی آخری تقریر اور جماعت یادگیر کے لئے آخری نصیحت تھی آپ کو جماعت احمدیہ کے علماء و مبلغین سے خاص محبت تھی ہمیشہ اُن سے خط و کتابت فرمایا کرتے تھے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم سے خاکسار کی واقفیت و دوستی اس وقت سے ہے جبکہ خاکسار بھی قادیان میں تعلیم پا رہا تھا۔ خاکسار سے مرحوم کے بہت گہرے مراسم تھے۔ اکثر و بیشتر کاروباری اغراض و جماعتی امور کی بجا آوری کے لئے دونوں ہمسفر رہے پارٹیشن سے پہلے اور بعد تقریباً تیس سال تک ہم دونوں جلسہ سالانہ قادیان کے سفر میں ایک ساتھ رہے ہیں۔ مرحوم کی گفتگو ہمیشہ سفر و حضر میں اکثر جماعتی امور کے متعلق ہوا کرتی تھی۔ مرکزی چندوں کے متعلق مرحوم کو بڑی فکر رہتی تھی کہ چندہ جات صد فیصد وصول ہوں اور بروقت مرکز کو بھیجے جائیں۔ اس بارہ میں خطوط کے ذریعہ اور بالمشافہ الٰہی امور کی طرف تاکید و ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

مرحوم کو تصنیف کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے سلسلہ کی کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اخبارات میں متعدد مضامین دیئے۔ سلسلہ کے ہزاروں لٹریچر مختلف مضامین تصنیف فرمائے۔ نیز علماء و مبلغین سلسلہ سے بھی مضامین لکھوا کر لٹریچر چھپوایا کرتے تھے۔ چند سالوں سے جبکہ آپ کی طبیعت زیادہ علیل ہوئی۔ ڈاکٹروں نے پھرنے سے منع کیا تو یہ سلسلہ بند ہوا۔ مرحوم ہمیشہ خاکسار کو صدقہ جاریہ کے ایسے امور سرانجام دینے کے لئے بار بار ترغیب دیا کرتے تھے اور ہر ایک نیک اور جماعتی تحریک شامل ہونے کے لئے تحریک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی تحریک کی بناء پر خاکسار کو سلسلہ کے لٹریچر و کتب چھپوانے۔ مرکزی مساجد کے لئے دریاں تیار کروانے مساجد کی تعمیر کروانے نیز جماعتی لائبریریوں کے قیام کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم کو ان امور سے بڑا شغف تھا۔ مخیر حضرات کو ان امور کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتے تھے۔ اور مرحوم کی زبان میں بڑی تاثیر بھی تھی۔

ماہ جنوری ۱۹۶۵ء کا واقعہ ہے کہ مرحوم باوجود بیمار اور ڈاکٹروں کے چلنے پھرنے سے منع کرنے کے ایک دن خاکسار کے مکان لالہ ٹیکری حیدرآباد تشریف لائے۔ فرمانے لگے اس دفعہ یادگیر سے جماعت کے افراد تقریباً ایک درجن مرد اور عورتیں حج کے لئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اُن کی درخواستیں، فارمس وغیرہ بھی بھیجدیئے گئے ہیں۔ اور تمہارا بھی بہت دن سے حج کو جانے کا ارادہ تھا۔ اب تمہارے لئے بہت اچھا موقعہ ہے تم بھی اس دفعہ حج کے لئے چلے جاؤ۔ چونکہ سفر بہت دور کا ہے۔ واپسی تک کافی دن لگتے ہیں اس لئے اپنے جان و پہچان کے لوگ ہمراہ ہوں تو بہت سہولتیں اور آسانیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ ضرور اس دفعہ حج کی نیت کر کے تیاری شروع کردو۔ پھر ایسا موقع نہیں ملتا۔ پھر فرمایا۔ ابھی میرے ساتھ ہی حیدرآباد حج کمیٹی کے دفتر کو چلو وہاں حالات دریافت کر کے درخواست کے فارمس وغیرہ لائیں گے۔ میں نے کہا وکیل صاحب بات تو ٹھیک ہے اور موقع بھی اچھا ہے۔

لیکن بعض مجبوریاں ایسی لاحق ہو جاتی ہیں کہ جانے کا ہی موقع نہیں ملتا۔ چونکہ ہمارے کاروباری سیزن کے یہی ۳-۴ ماہ ہوتے ہیں جس میں سال بھر کے لئے کارآمد مال خرید کر سٹاک کرنا ہوتا ہے۔ اور انہی مہینوں میں حج کیلئے جانا ہوگا۔ اس لئے مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان تمام چیزوں کو زیادہ سوچنا نہیں چاہیئے۔ یہ تو زندگی کے ساتھ چلتی رہتی ہیں۔ اب صرف ارادہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے سب انتظامات خود بخود کر دے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ فرمانے لگے اب ہوائی کے جہاز کا وقت بالکل کم رہ گیا ہے۔ سمندری راستے سے بہت دن درکار ہوں گے۔ بہتر یہ ہے کہ ہوائی جہاز سے ہی جانا مناسب رہے گا تاکہ جلدی واپس ہو سکو۔ تین گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ بالآخر میں مان گیا۔ اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں انشاء اللہ میں بھی

کوشش کرتا ہوں۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو چلے جائیں گے۔ مگر جب تک مجھے اس بات کے لئے آمادہ نہ کر لیا۔ مولوی صاحب مرحوم اُٹھ کر اپنے گھر تشریف نہ لے گئے۔ میں نے اسی دن مکرم مولوی بشیر اللہ صاحب کو بمبئی خط لکھ دیا مزید صرف سے فوری طور پر آمد و رفت کے ٹکٹوں وغیرہ کا قلیل عرصہ میں انتظام فرما دیا۔ کل امر موصول ہوتا تھا خدا کی قدرت کہ مولوی صاحب مرحوم کی تقریب اور بزرگوں کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قلیل عرصہ میں ان تمام امور کا انتظام ہو گیا۔ اور سال گذشتہ ۱۹۶۴ء ذریعہ ہوائی جہاز خاکسار مع اپنی والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ و والد مرحوم کے عوض حج بدل کرانے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار کو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر باہر پھرنا پڑتا تھا۔ جب کبھی میں حیدرآباد آتا تو مولوی صاحب مرحوم سے ضرور ملاقات کرتا۔ بہت دیر تک گفتگو ہوا کرتی۔ مجھے یاد نہیں کہ کوئی ایسی بیٹھک گذری ہو جس میں جماعتی امور کے متعلق گفتگو نہ ہوئی ہو۔ ہم دونوں کے علاوہ ہمارے ایک تیسرے ساتھی مکرم محمد عبید اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدرآباد ہیں۔ ہم تینوں بچپن کے ساتھی اور دوست ہیں۔ مگر افسوس کہ ایک مہربان دوست ہم سے جدا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عجیب اتفاق ہے کہ مورخہ ۷ رمئی ۱۹۶۵ء کو شب کو میں حیدرآباد ۹ رمئی بوقت ۱۱ بجے دن مکرم مولوی صاحب مرحوم سے آخری ملاقات اُن کے مکان پر گیا۔ مولوی صاحب پلنگ پر بیٹھ کر کچھ سے گفتگو فرماتے رہے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد میں نے جانے کے لئے رخصت چاہی آپ فرمانے لگے۔ ایسی کیا جلدی ہے ہمارے ۳۔ ہم تو دوست ہیں۔ تم لوگ اور مبلغین سلسلہ۔ وہ بھی بیٹھ کر کچھ دیر تک بات نہ کریں تو اور کون کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا مکرم ایمن صاحب کا بھی بہت دن سے خط نہیں آیا۔ انہیں بھی خط لکھنا ہے۔ اس دن تمام تر گفتگو حیدرآباد و دیگر جماعتوں و انتخابات وغیرہ کے متعلق ہوتی رہی۔ آخر میں فرمانے لگے جماعت کے امیر کو ایسا ہونا چاہیئے کہ گویا جیسے ریت کی سِل رکھ کر بیٹھا ہے۔ کبھی جذبات و غصہ میں نہ آنا چاہیئے۔ لوگ کچھ کہیں اپنا کام صبر و استقلال سے کرتے چلے جائیں۔ پھر فرمانے لگے کہ تم اکثر باہر رہتے ہو۔ جماعتی کہیں کوئی ہو دوسرے میسر دن مشغول دیکھا گیا ہو۔ سندر گی کا کیا بھروسہ۔ یہ مشفق اور مہربان دوست جنہیں یہ نا ممکنہ ہوا

موجود۔ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ مرحوم تو اللہ تعالیٰ کے حکم و المؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف کے تحت اپنا فرض ادا کر گئے۔ . . . . . .

یہ تھا وہ حقیقی دوست جس نے آخر دم تک دوستی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے اہل و عیال کو دینی و دنیاوی ترقی و نعمتوں سے مالا مال کرے اور ہر طرح سے اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار محمد معین الدین چنتہ کنٹہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد۔

سملیہ (نزد رانچی) میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان دنوں رانچی میں بارش کی وجہ سے سیرت النبیؐ کے جلسہ کے انعقاد میں بڑی دشواریاں رہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد حق صاحب فاضل تبلیغی دورہ پر رانچی تشریف لائے۔ باوجودیکہ جلسہ کا اہتمام کیا گیا مگر عین جلسہ کے وقت بارش کی وجہ سے احباب کثرت سے تشریف نہ لا سکے جس کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ کیا جا سکا۔ چند غیر احمدی دوستوں کی خواہش پر تقریر کی جگہ پر سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ غیر احمدی دوستوں نے وفات مسیح کے مسئلہ پر سوالات کئے۔ مکرم مولانا موصوف نے تسلی بخش طور پر جوابات دیئے اور یہ سلسلہ رات کے ۱۰ بجے تک محترم سید محی الدین صاحب کے دولت کدہ پر جاری رہا۔

آپ کا مختصر رانچی کے دوسرے دن عزیزم مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ مقیم موسیٰ بنی مائنز بکار سلسلہ ایک دن کے لئے رانچی تشریف لائے تھے اُن کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سملیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ گیارہ ماہ جولائی بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مکرم عبادت حسین صاحب نے کی نظم مبارک احمد انصاری مکرم مبارک احمد خان صاحب آف موسیٰ بنی کے علاوہ ایک نظم بھارت واسیوں کے لئے مکرم برادرم مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم کی تیار کردہ بزبان ہندی مکرم مقبول الہٰی صاحب آف موسیٰ بنی نے سنائی۔

ازاں بعد عزیزم مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر نے آیۃ کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ کی روشنی میں رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے چیدہ چیدہ حالات بیان کر کے واضح کیا کہ یہ حالات متبرکہ صرف سننے کے لئے بیان نہیں کئے جاتے بلکہ اس پر عمل کرنے اور اپنانے کے لئے ہیں۔

عزیز موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر کو واضح کیا کہ جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور ہم ایک تنظیم کے ماتحت خدا تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچانے کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہیں ہم اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ادنیٰ اشارے پر ہر چیز کو قربان کرنے میں سعادت سمجھتے ہیں۔ اور حضور کی ہدایت کے ماتحت روئے زمین میں جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے سال کے مختلف دنوں میں مختلف قسم کے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مرکزی ہدایت کے ماتحت ۱۲ ربیع الاول کو سیرت رسول اکرمؐ کا جلسہ آج یہاں بھی منعقد کیا گیا ہے تاکہ حضور صلعم کی پاکیزہ زندگی کے حالات سنا کر ایسا ماحول تیار کیا جائے جس سے طبائع نیکی کی طرف رغبت کریں اور زندگی سنوار لیں۔ اس جلسہ میں غیر احمدی دوستوں کی شمولیت کے پیش نظر رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور ضرورت امام پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ کہ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃً جاھلیۃً کی تشریح کرتے ہوئے امام وقت کو ڈھونڈنے اس کے دعویٰ پر غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور آخر میں خدا تعالیٰ سے تضرع اور زاری کے ساتھ صراط مستقیم کی راہ پانے امام وقت کو پہچان کر اس کے بیعت میں شامل ہو جانے کی توفیق پانے اور جاہلیت کی موت سے نجات پانے کی طرف احباب کو متوجہ کیا گیا اختتام پر سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ساڑھے دس بجے رات یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مکرم محمد حنیف صاحب احمدی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے لوازمات روشنی بیٹھنے وغیرہ کا بہتر انتظام خود سر انجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار بشیر الدین احمد غنی عنہ مسلم وقف جدید رانچی

برمی زبان کی ایک کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ناپاک حملہ

(اور)

جماعت احمدیہ برما کی طرف سے کامیاب احتجاج

جماعت احمدیہ برما کے پریذیڈنٹ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ایک حالیہ رپورٹ بنام وکیل التبشیر ربوہ میں لکھتے ہیں:۔

"گزشتہ جمعہ ایک برمی کتاب ہمارے نوٹس میں آئی جس کا نام برما زبان میں انقلابی خیالات" ہے۔ اس میں مصنف نے مذاہب عالم کا مذاق اڑایا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق یہ مضمون پروفیسر انگرسول کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ بہر حال جہاں اس نے دوسرے بانیان مذاہب پر حملہ نہیں کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک نہایت ناپاک اور خبیث نہ حوالہ درج کیا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شراب کا استعمال عام کرتے تھے اس نشہ کی حالت میں ایک خنزیر نے ایک مرتبہ حملہ کیا جس کی وجہ سے بعد میں شراب اور خنزیر کے حرام ہونے کے متعلق آیات قرآنی بنائی گئیں

یہ ایک نہایت ناپاک حملہ تھا۔ خاکسار نے فوراً ایک طرف تو دوسرے مسلم اداروں کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ اور دوسری طرف ایک احتجاجی مراسلہ کے ذریعہ ہوم سیکرٹری۔ انفارمیشن سیکرٹری اور سنٹرل انقلابی حکومت کے ادارہ کو خبردار کیا۔

الحمد للہ کہ اس احتجاج کا نتیجہ بہت جلد حکومت کی طرف سے عمل درآمد پر منتج ہوا۔ اور اس کتاب کی جملہ کاپیاں مختلف دکانوں سے ضبط کر لی گئیں اس طرح حکومت کے فوری اور مستحسن اقدام کی بدولت کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور مصنف کی ناپاک جسارت کا قلع قمع ہو گیا۔ الحمد للہ

(الفضل ۱۸ ۷/۶۵)

خریداران اخبار بدر
(کی)
خاص توجہ کے لئے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ان کے ناموں کے سامنے لکھی ہوئی تاریخوں سے ختم ہو چکا ہوا ہے۔ آئندہ اخبار جاری رکھنے کی صورت میں انہیں چندہ اخبار بھجوانے کے لئے چٹھیاں لکھی گئیں۔ اور پھر تین یاد دہانیاں بھی ارسال کی جا چکی ہیں لیکن ان کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے ان احباب کی اطلاع کے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگلے پرچہ سے ان کا اخبار بند کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وہ آئندہ کے لئے اخبار جاری رکھنا چاہیں تو فوری طور پر چندہ ارسال فرما کر منیجر بدر کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ جاری رکھنے کی صورت میں ان احباب کے ذمہ درمیانی عرصہ کا جو چندہ اخبار بدر واجب ہوتا ہے وہ براہ مہربانی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (منیجر اخبار بدر)

خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ اختتام چندہ
۱۰۸۶	جناب مبشر احمد صاحب سعدی پور	۲۸-۱۰-۶۴
۱۳۵۹	،، اسماعیل شریف صاحب ساگر	،،
۱۳۶۱	،، صدیق امیر علی صاحب موگرال	،،
۱۳۶۹	،، طاہر احمد صاحب حیدر آباد	،،
۱۲۷۱	،، پی احمد علی صاحب مرکرہ	،،
۱۳۸۶	،، فدا حسین صاحب سرینگر	،،
۱۴۴۹	محترمہ شہزادہ بانو صاحبہ بنت حوالدار بندر خان صاحب کیلاش پور	،،
۱۲۲۰	جناب حاجی عبد الصمد صاحب بلکچر	۲۸-۱۱-۶۴
۱۳۹۱	،، عبد الغنی صاحب آدم بلگام	،،
۱۰۱۲	احمدی اینڈ کمپنی شاہجہان پور	۲۸-۱۲-۶۴
۱۰۵۱	جناب شیخ ظاہر الدین صاحب بی۔ اے کیرنگ	،،
۱۰۵۴	،، محمد صدیق صاحب ناتی پونچھ	،،
۱۲۳۶	،، ماسٹر غلام رسول صاحب عیشنہ ورکشمیر	،،
۱۴۰۰	،، قمر الدین صاحب انچولی	،،
۱۴۰۳	،، محمد مجید صاحب سوپنجہ کا پنور	،،
۱۴۰۷	،، مبارک احمد صاحب لفر	،،
۱۴۰۸	،، سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ بنگلور	،،
۱۴۱۱	،، ایس کے عبد الرزاق صاحب شیموگہ	،،
۱۰۳۰	،، میر عبد الجلیل صاحب بنگلور	۲۸-۲-۶۵
۱۲۴۳	،، محمد عارف الدین صاحب مظفر نگر	،،
۱۲۶۳	،، عبد العزیز صاحب بڈھانون	،،
۱۲۱۰	،، محمد یوسف صاحب دوصمان	،،
۱۲۷۲	اردو لائبریری اورنگ آباد	۲۸-۱-۶۵
۱۰۱۸	،، راجہ غلام محمد صاحب چک امرچھ	۲۸-۷-۶۴
۱۰۳۷	،، محمود احمد صاحب احمدی تیاپور	۲۸-۶-۶۴
۱۱۵۰	،، سیٹھ محمود احمد صاحب کرنول	۲۸-۵-۶۴
۱۱۵۸	،، محمد مظاہر حسین صاحب مظفر پور	۲۸-۱-۶۴
۱۱۸۸	،، مبارک احمد صاحب سرینگر	۲۸-۶-۶۴
۱۲۱۲	،، جہان حسین صاحب کرشیطا	۲۸-۵-۶۴
۱۲۲۷	،، سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر	۲۸-۱۱-۶۴
۱۳۰۲	،، محمد شفیع صاحب ظفر پیپ	۲۸-۱۲-۶۴
۱۳۵۳	،، بشیر احمد صاحب لکھنؤ	۲۸-۳-۶۴
۱۳۶۰	،، عبد الحمید صاحب سلولہ	۲۸-۹-۶۴
۱۳۹۸	،، عبد الغنی صاحب اڈوکولی	۲۸-[illegible]-۶۴
۱۴۴۱	،، نصیر احمد صاحب حیدر آباد	۲۸-۸-۶۴

خریداری نمبر	نام خریداران	تاریخ اختتام
۱۴۸۷	جناب قاضی حبیب اللہ صاحب قمریال	۲۸-۵-۶۴
۱۶۸۱	،، محمد عارف الدین صاحب حیدر آباد	۲۸-۷-۶۴
۱۴۴۹	،، ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور	۹/۶۴ سے اخبار جاری ہوا۔
۱۶۶۴	،، بشیر احمد صاحب پنجاب سائیکل لکھنؤ	،، ،، ،،
۱۶۶۲	،، ابو طاہر صاحب وکیل بھاگلپور	،، ،، ،،
۱۴۷۴	،، عبد السلام صاحب سہگل یادگیر	۱/۶۵ سے اخبار جاری ہوا۔
۱۴۷۶	،، محمد بشیر الدین احمد صاحب یادگیر	،، ،، ،، ،،
۱۴۹۱	،، انیس الرحمٰن خان صاحب کیرنگ	۲/۶۵ ،، ،، ،،
۱۵۰۸	،، شمیم آرٹس مرگاڈہ گوا	۳/۶۵ ،، ،، ،،

ہماری ذمہ داری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(۱) "مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تحریک جدید کے پہلے دور والوں نے ایک حد تک قربانی کی ہے لیکن افسوس ہے کہ دفتر دوم ابھی اس معیار تک نہیں پہنچا"۔

(۲) "خسارہ وعدوں کی کمی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ وعدوں کی عدم وصول کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر دوست وقت پر وصول کرنے کی کوشش کریں تو نہ صرف سالانہ بجٹ میں خسارہ نہ دکھایا جائے بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ رقم پس انداز ہوتی جائے۔

(۳) پس آج سے ہر نوجوان جس کی عمر اکھارہ سال سے اوپر ہے اس بات کا پورا عہد کر لے کہ وہ اس دور (دفتر دوم) میں ضرور شامل ہوگا۔ . . . .
ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ یہ کام کسی اور نے نہیں کرنا بلکہ میں نے ہی کرنا ہے اور اس کی سب سے بڑی ذمہ داری مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے۔
میں جماعت کے نوجوانوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو اپنے ذمہ لیں۔ کہ انہوں نے ہر ممکن طریق سے اس اگلے دور کو کامیاب بنانا ہے۔ اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے۔ اور وہ کسی نوجوان کو اس میں حصہ لئے بغیر نہ چھوڑیں گے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو پیش کرتے ہوئے ہر جماعت کے ہر فرد سے گذارش کروں گا۔ کہ گو حضور نے اس میں خاص طور پر خدام کو مخاطب فرمایا ہے۔ لیکن ذمہ داری ہر فرد پر اسی طرح سے عائد ہوتی ہے جس طرح خدام پر۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"میں خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں"۔

پس آپ حضور کے ان ارشادات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور غور کریں کہ کیا آپ نے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی کمی ہے تو ابھی وقت ہے کہ آپ اس کمی کو پورا کریں۔ وہ اس طرح کہ جن احباب نے ابھی تک وعدے نہیں بھجوائے اُن سے وعدے لے کر ارسال کریں اور جنہوں نے ابھی تک ادائیگی نہیں کی۔ اُن کو ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ (آمین ثم آمین)

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

درخواست دعا

میرے والد محترم جناب میر عبد الجلیل صاحب اے۔ جے مرحوم۔ مردس شیموگہ عرصہ چار ماہ سے دماغی کمزوری اور دوسری تکالیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور ان کی بیماری کے باعث ہمارا کل خاندان بے حد پریشان ہے

جملہ بزرگان و درویشان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ والد محترم کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کو کامل صحت عطا کرے۔ اور سب خاندان کے لئے سکون و اطمینان نصیب ہو۔ آمین۔

نسیم النساء ساگر دختر میر عبد الجلیل صاحب شیموگہ

خبر نامہ

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ پتہ چلا ہے کہ روس سرکار سے چار آبدوز کشتیوں کی خرید کے بارے بات چیت کے لئے وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری شری جی ایل سیٹھ کی زیر رہنمائی سات ممبران پر مشتمل ایک وفد اس ماہ کے آخر میں ماسکو جائے گا۔ بھارتی بحری بیڑے کے ڈپٹی چیف ریر ایڈمرل ایس۔ایل کوہلی بھی وفد میں شامل ہوں گے۔ وزیر دفاع شری چوہان جب گذشتہ ستمبر میں روس گئے تھے۔ تب روس سرکار نے بھارت کو آبدوز کشتیاں فروخت کرنے کے لئے رضامندی ظاہر کی تھی۔ جب روسی آبدوزوں کی ٹیکنیکل تفاصیل کا جائزہ لیا جا رہا تھا تب برطانیہ نے یہ پیشکش کی تھی کہ وہ اپنے جہاز سازی کے ایک کارخانہ میں بھارت کے لئے آبدوز تیار کرنے کی سہولیات دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن برطانیہ بات آگے نہ بڑھا سکا۔ اور بھارت نے روس سرکار کے ساتھ بات چیت کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا

ماسکو ۱۹ / آج روس نے ایک خلائی تحقیقاتی مرکز خلا میں داغ دیا۔ اس کا نام زونڈ سوم رکھا گیا ہے۔ زونڈ سلسلہ کے دو خلائی مرکز ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ء میں چھوڑے گئے ان کے ساتھ جلد ہی رابطہ ٹوٹ گیا تھا۔ تیسرے خلائی تحقیقاتی اسٹیشن کے متعلق روس سرکار کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کیونکہ تمام آلات ٹھیک ڈھنگ سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ رابطہ برابر قائم ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس خلائی مرکز کا مقصد طویل خلائی سفر کے دوران تحقیقاتی سسٹم کی کارکردگی [illegible] مختلف سیاروں کے مابین [illegible] سلسلہ میں ریسرچ کرنا ہے۔

[illegible] دہلی ۱۹ جولائی۔ یوز دھا منتری شری [illegible] بہادر شاستری نے سنٹرل ہیلتھ کونسل کی [illegible] سپیشل میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طبی سہولیات بہم پہنچانے کے معاملہ میں دیہات کی طرف خاص توجہ دی جانی چاہیے کیونکہ جہاں شہروں میں طبی سہولیات خاص مل رہی ہیں وہاں دیہات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ ہر ضلع کے دیہاتی علاقہ میں کم سے کم ایک ہسپتال اور ہر صوبہ کے دیہاتی علاقہ میں ایک میڈیکل کالج ضرور ہونا چاہیے۔

نئی دہلی۔ ۱۹ جولائی۔ پتہ چلا ہے کہ ریڈ کراس کی آرگنائزیشن کے بھارتی اور پاکستانی ممبر عنقریب ایک ضابطہ مرتب کریں گے جس کے ماتحت یہ طے کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دوسرے کے کون کون سے علاقوں کا دورہ کر سکتے ہیں۔ اور امداد کر سکتے ہیں۔ ضابطہ میں درج ہوگا کہ کن کن سے علاقوں میں بذریعہ ہوائی جہاز اور کون سے علاقوں میں ریل اور سڑک کے ذریعے پہنچایا جا سکتا ہے اس ضابطہ کی ضرورت اس لئے پڑی ہے۔ کیونکہ بھارتی ٹیم کو حال ہی میں ایک سرحد پر روک لیا گیا تھا اور سفر کا اجازت نامہ ہونے کے باوجود اسے لاہور نہ جانے دیا گیا تھا۔ پاکستانی فوج کے سپہ نے کہا تھا کہ ٹیم موٹر میں سفر کرنے کی بجائے ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور جائے۔ اور ٹیم کو ایسا ہی کرنا پڑا۔

امرتسر ۱۹ جولائی۔ اطلاعات ملی ہے کہ اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ سات اگست کو پردھان منتری شری لال بہادر سے دہلی میں ملاقات کریں گے۔ سنت فتح سنگھ نے شری شاستری سے ملاقات کا وقت مانگا تھا

زیونڈرم ۱۹ جولائی۔ بایاں بازو کمیونسٹ پارٹی کی کیرل برانچ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۶ جولائی کو مرکزی ہوم منسٹر شری نندا جب یہاں آئیں گے ان کے خلاف کالے جھنڈوں سے مظاہرہ کیا جائے گا۔ کمیونسٹ مظاہرین بائیں بازو کمیونسٹ نظر بندوں کو رہا کرنے پاکستان کی طرح سرحدی معاملات پر چین کے ساتھ بات چیت کرنے کا مطالبہ کریں گے۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ نیو یارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق پاکستان سرکار شمالی ویتنام کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ امریکی سرکار نے با خبر حلقوں کے حوالہ سے خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی مالی امداد میں اور راہ لی ہوتا خیر کی ہے کمیونسٹ ویتنام کو تسلیم کرنے کی تجویز اسی پر از دخنہ ہونے کا رد عمل ہے۔

کرنال ۱۹ جولائی۔ پنجاب جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری شری یگیہ دت شرما نے کل یہاں ایک پبلک میٹنگ میں کل یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ جب بھارتی قوم مجموعی طور پر اٹھ کھڑی ہوگی۔ اور موجودہ حکومت کو اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے پر مجبور کر دے گی۔ اب کچھ جنگ بندی کے بعد سرکار پر یہ الزام دینا کہ اس نے اپنی جنتا سے دھوکہ کیا ہے غلط نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو پاکستان سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے آگے آنا پڑے گا۔

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ سرکار نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج کے افسران سے کم درجہ کے ریٹائر ہو چکے ممبران اور کنفوڈرسے عہدہ کے باقاعدہ کمیشن یا عارضی کمیشن کے افسران کی بیواؤں کو آئندہ تا عمر پنشن ملے گی۔ اور ان کے بچوں کو ان کے بالغ ہونے یا شادی کی تاریخ تک۔ ان میں سے جو بھی پہلے ہو گی پنشن ملے گی۔ یہ رعایت ان افراد کو ملے گی۔ جو ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو پنشن لے رہے تھے۔

سیول ۱۹ جولائی۔ سیول اور جنوبی کوریا کے شمال حصہ میں انتہائی زور دار بارشیں ہوئی ہیں جن سے ۱۲۱ اشخاص ہلاک اور ساٹھ دیگر گم ہیں۔ اتنا شدید سیلاب پچھلے چالیس برس میں نہیں آیا۔ نقصان کا سرکاری اندازہ ۱۵ لاکھ پونڈ سے زیادہ کا ہے۔ ۱۸۰۰۰ اشخاص بے گھر ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ آل انڈیا ریڈیو کی مرکزی پروگرام مشاورتی کمیٹی نے ستمبر سے بمبئی کے ٹیلی وژن دہلی۔ بمبئی۔ مدراس اور کلکتہ سے سنٹرل نشر بات جاری کرنے کی متفقہ سفارش کی ہے کمیٹی کا اجلاس مرکزی وزیر اطلاعات شریمتی اندرا گاندھی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ٹیلی ویژن کے بارے میں بتایا گیا کہ وسط اگست سے دو گھنٹے یومیہ کی ٹیلی ویژن سروس شروع کر دی جائے گی۔

کمیٹی میں ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی کہ آل انڈیا ریڈیو کے ریکارڈ عام فروخت کے لئے پیش کر کے آمدنی حاصل کی جا سکتی ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۹ جولائی۔ پنجاب سٹیٹ بجلی بورڈ نے چوتھے پانچسالہ پلان کے دوران میں ۲۱۶ دیہات میں بجلی پہنچانے کا نشانہ مقرر کیا ہے۔ اس وقت پنجاب دیہاتی علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے سلسلہ میں دیگر سب صوبوں سے پیچھے ہے۔

وصیت

نمبر ۱۳۵۴۹۔ میں زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد عثمان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ساکن یادگیر ڈاک خانہ خاص ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک عدد جھمکا طلائی ½ تولہ قیمت اندازاً ۔/۶۵ روپے

۲۔ تنکے طلائی قیمت اندازاً ۔/۵۰ "

میں اپنی جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بصورت وظیفہ ماہوار ۔/۱۰ روپیہ ملتا ہے جس کے ⅒ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد زہرہ بیگم موصیہ

گواہ شد بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ۱۱/۴/۶۴

گواہ شد محمد امام غوری ولد محمد یوسف غوری صاحب مرحوم یادگیر ۱۱/۴/۶۴